سیرتِ صحابہ کرام کے بنیادی مصادر کا تاریخی و تجزیاتی مطالعہ

The Foundational Sources of Companions Biographies A Chronological and Analytical Study

Noushad Ahmad
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Malakand
Email: noushadctl663@gmail.com
Bilal Khan
M.Phil Scholar, department of Islamic Studies, University of Malakand
Email: bilalahmad123866@gmail.com
Qasim Mansoor
M.Phil Scholar in Islamic Studies, University of Metropolitan Karachi
Email: qmansoorali@gmail.com

Abstract:
This article presents a chronological analysis of the foundational sources of Companion biographies, spanning from the 3rd to the 14th century AH. This study examines a comprehensive range of texts, from Arabic to non-Arabic works, authored by prominent scholars, including Ahmad ibn Hanbal, Imam al-Nasa'i, Ibn Hajar Asqalani, and Muhammad Yusuf Kandhalvi. The analysis delves into the structural composition, stylistic nuances, and thematic foci of these texts, highlighting their respective strengths and limitations. By tracing the evolution of Companion biographies across centuries, this research aims to provide a nuanced understanding of the genre's development, identifying seminal works, such as Al-isaba fi Tameez al-Sahaba and Hayat al-Sahabah, which have significantly contributed to the field. Ultimately, this study seeks to contextualize the scope, limitations, and methodological approaches employed by these foundational sources, shedding light on the rich historiographical heritage of Islamic scholarship.
Keywords: Foundational Sources, Companions, Biography, Chronological Analysis, Sahabah, Seerah

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین محسن انسانیت نبی اکرم ﷺ کے بعد اس امت کے دوسرے درجے کے محسنین ہیں، انہوں نے حضور ﷺ کے وصال کے بعد جان، مال اور وقت لگا کر اس دین کو دنیا کے اطرف تک پہنچایے ہیں وہی اس امت کے وسائل ہیں جن کے ذریعے قرآن، احادیث کا ذخیرہ اور سیرت کے واقعات ہم تک پہنچے ہیں اس وجہ سے اسلاف نے ان پر تفصیلی کتابیں لکھی ہیں لیکن اردو زبان میں ان کتابوں کا مختصر اور جامع تعارف

جس میں ان کا اسلوب، انداز اور دائرہ کار کی وضاحت ہو موجود نہیں تھا اس لیے اس پر قلم اٹھایا تاکہ ایک قاری اور محقق کے لیے اپنے چاہت کے مطابق ان کتب سے استفادہ آسان ہو جائے۔ ان مصادر کے تجزیے سے پہلے صحابی اور سیرت کا تعارف بطور مقدمہ پیش خدمت ہے:

صحابہ:

صحابہ یہ الصحبہ سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ساتھی [1]۔ شریعت کی اصطلاح میں صحابہ سے مراد وہ ہے جس نے ایمان کی حالت میں آپ ﷺ کے ساتھ ملاقات کیا ہو اور اسی حالت میں اس دنیا سے انتقال کر گئے ہو صحابی کہلاتا ہے [2]۔ امام بخاری نے صحابہ کی تعریف اس طرح بیان کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے جس شخص نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ ملا ہو اہو یا نبی علیہ السلام کو دیکھا ہو صحابی کہلاتا ہے [3]۔

سیرت:

سیرت کے لغوی معنی عادت، رویہ، طریقہ کار، روش، خصلت کے ہیں [4]۔ سیرت کے بہت سارے اصطلاحی تعریفات کی گئی ہیں ان میں سے چند درجہ ذیل ہیں۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے سیرت کی تعریف کو صرف ابواب الجہاد کے ساتھ خاص کیا ہے یعنی نبی علیہ السلام کے ان حالات کو بیان کیا ہے جو جنگ کے دوران پیش آئے ہو [5]۔

شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے سیرت کی تعریف اس طرح بیان کی ہے کہ نبی علیہ السلام اور صحابہ ؓ سے متعلق ہو جس میں آپ علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر رحلت ہونے تک کے حالات و واقعات بیان ہوئے ہو سیرت کہلاتا ہے [6]۔

سیرت صحابہ پر اسلامی تراث اور ان کا دائرہ کار تاریخی ترتیب سے

1۔ "فضائل الصحابۃ" للامام احمد بن حنبل متوفی 241ھ

یہ مدون کتب میں تاریخی ترتیب سے سب سے پہلی کتاب ہے جو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تالیف ہے جس کا زمانہ تالیف تیسری صدی ہجری کے ابتدائی زمانہ ہے اس کتاب میں فاضل مؤلف نے انہوں نے صحابہ کرام کی زندگی کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، سب سے پہلے صحابہ کے مجموعی فضائل پر 20 احادیث پیش کیا ہے، اس کے بعد صحابہ کے تعارف، اور ان کے واقعات کو احادیث کے ذریعے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے ابو بکر صدیق ؓ کے فضائل سے شروع کر کے عبد اللہ ابن عباس کے فضائل پر ختم کیا ہے [7] جو کہ دو جلدوں پر مشتمل ہے اور اس کتاب میں تقریباً 40 صحابہ کے فضائل کو بیان کیا ہیں۔

2۔ فضائل الصحابۃ للامام النسائی متوفی 303ھ

یہ زمانے کے اعتبار سے دوسری قدیم کتاب ہے جس کی تالیف امام نسائی نے کی ہے اس کا وہی نام جو احمد بن حنبل کی کتاب کا ہے اور اس کتاب کو تیسری صدی کے آخر میں ترتیب دی ہے اس کتاب میں امام نسائی رحمہ اللہ تقریبا 60 صحابہ کرامؓ، اور 7 صحابیات کے فضائل کو بیان کیا ہے اس کے ساتھ ہی اس نے سارۃؓ، مریم بنت عمران، مذحج قبیلہ، اور ہاجرہؓ کے فضائل پر احادیث بیان کی ہے، اس کتاب کو ابو بکر کے فضائل سے ابتداء کی ہے اور قرۃؓ کے فضائل پر ختم کیا ہیں، یہ کتاب 88 صفحات پر مشتمل ہے اور آخر میں آسما بنت عمیسؓ کے فضائل کو بیان کیا ہے[8]۔

3۔ فضائل الصحابۃ للدار قطنی متوفی:385ھ

فضائل الصحابہ ومناقبہم وقول بعضھم فی بعض صلوات اللہ علیہم اس کتاب کا مکمل نام ہے اور یہ کتاب زمانے کے اعتبار سے ان دونوں کتابوں سے متاخر ہے جو کہ چوتھی صدی میں ان کو ترتیب دی گئی ہے علامہ ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی اس کتاب کا مصنف ہے اس کتاب میں علامہ ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی نے پچھتر / 75 روایات نقل کیا ہے جو 70 صفحوں پر مشتمل ہے، علامہ ابو الحسن اپنی اس کتاب میں صحابہ کے ایک بڑی تعداد کو تو بیان نہیں کیا ہے البتہ ابو بکر و عمرؓ اور آپ علیہ السلام کے گھر والوں سے نقل شدہ روایات یا ان کی تعریفات کو بیان کیا ہے[9]، مصنف نے اپنے اس کتاب کی ابتداء میں 19 روایات کو بیان کیا ہے جس میں علیؓ سے لے کر حضرت عمرؓ کی تعریفات پر مشتمل ہے اس کے علاوہ 56 روایات ایسی ہیں جس میں شیخین کی تعریف اور ابی طالب کے خاندان و حضرت علیؓ کے اولاد سے منقول ہیں۔

4۔ معرفۃ الصحابۃ لابن مندہ متوفی:395ھ

معرفۃ الصحابہ لابن مندہ یہ تاریخ کے اعتبار سے ایک قدیم کتاب ہے اس کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی ابن مندہ عبدی ہے تالیف کے اعتبار سے یہ پہلی اور مستقل کتاب ہے جو صحابہ کی سیرت پر لکھی گئی ہے، مصنف نے اپنے اس کتاب کو حروف ہجاء کی ترتیب سے احنف بن قیس سے ابتداء کی ہے[10] اور اس میں ہر صحابی کے تعارف کے ساتھ اس کی مرفوع روایات کو بھی لینے کی کوشش کی ہے جو سین سنان بن ظہیر میں آکر ختم ہو تا ہیں، اس کے بعد ایک باب باب الکنی کے نام سے قائم کیا ہے جس میں صرف صحابی کے کنیتوں کو ذکر کیا ہے جو شین میں آکر ختم کیا ہیں۔ پھر باب نساء کے نام سے ایک باب قائم کر کے اس میں آپ ﷺ کے بیویوں اور بیٹیوں کو مستند احادیث کے ساتھ تفصیل سے بیان کیا ہے، پھر آخر میں باب الف کے نام سے ایک باب قائم کر کے اس میں

صرف آسماء بن ابی بکرؓ کی سیرت کو بیان کیا ہے[11] اس نام کی دو کتابیں ہیں جن میں سے ایک معرفۃ الصحابۃ ابن مندہ اور دوسری معرفۃ الصحابہ لابی نعیم۔

5۔ معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم اصفہانی متوفی 430ھ

معرفۃ الصحابہ کے نام کی دوسری کتاب کے مصنف ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی ہے، مصنف نے اپنی اس کتاب کو پانچویں صدی میں تالیف کی ہے، یہ ایک بہترین اور نہایت مفصل کتاب ہے جو 3500 صفحوں پر مشتمل ہے اور اس کی ضخامت کے اعتبار اس کو چھ جلدوں میں شائع کیا گیا ہیں، مصنف نے اپنے اس کتاب کو 5 ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ 1۔ مقدمات، 2۔ الاسماء، 3۔ الکنی، 4۔ من لم یسم، 5۔ النساء

مصنف رحمہ اللہ نے اپنے کتاب کے مقدمے میں اپنی اسناد اور روایات کے ساتھ انصار اور مہاجرین کے درمیان فرق اور مہاجرین کی ہجرت کو تفصیل کے ساتھ فضائل صحابہ اور ان کی عزت و احترام کو موقع کی نسبت سے روایات بیان کیا ہے[12] یہ باب دوسرے ابواب سے مختصر ہے۔

مصنف رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کے دوسرے حصے کو الاسماء کے نام سے موسوم کیا ہے جو زیادہ طویل ہونے کی وجہ سے 5 جلدوں میں شایع کیا ہے کتاب کے شروع میں مصنف نے عشرہ مبشرہ کو الگ الگ کر کے ان کے متعلق اسناد اور روایات کو پیش کیا ہے اس کے بعد محمد نام سے موسوم تقریبا 30 صحابہ کا تعارف پیش کیا ہے پھر الف ،ب کے ترتیب سے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراھیم سے ابتداء کر کے باب الیاء کے آخر میں یامین، یربوع کے حصے میں ختم کیا ہے[13]۔

باب سوم بعنوان "الکنی" قائم کیا ہے اس میں صرف صحابہ کی کنیتوں کو الف، ب کی ترتیب سے ابو امامہ سے ابتداء کی ہے اور ابو الیقظان پر ختم کیا ہے یہ تقریبا 150 صفحات پر مشتمل ہے۔

باب چہارم میں مصنف رحمہ اللہ نے بعنوان "من لم یسم" قائم کیا ہے اور اس میں ان صحابہ کو لیا ہے جن کے اصلی نام معلوم نہیں ہیں لیکن اپنے بیٹوں، قوم، یا آباء کے نام سے مشہور ہے۔ یہ باب تقریبا 150 صحفوں پر مشتمل ہے۔

مصنف رحمہ اللہ نے اپنے اس کتاب کے آخری باب کو النساء کے عنوان دے کر اس میں آپ ﷺ کے بیٹیوں، بیویوں اور آپ ﷺ کے صحابیات کا ذکر کیا ہے اور ان تمام کو الف بائی ترتیب کے ساتھ بیان کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ ان صحابیات کو بھی لیا ہے جو گمنام ہے لیکن اپنے کنیتوں سے زیادہ معروف ہے[14]۔

6۔حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم متوفی 430ھ

1. حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی کی تصانیف میں سے ایک تصنیف ہے جو پانچویں صدی کے بلکل شروع میں لکھی گئی ہے یہ کتاب 10 جلدوں میں شائع ہوا ہے اسی وجہ سے مصنف رحمہ اللہ نے اس کتاب کو 6 ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

2. 1۔ مقدمہ 2۔ مہاجر صحابہ 3۔ اہل صفۃ 4۔ صحابیات 5۔ پہلے طبقہ کے تابعین امام اوزاعی تک 6۔ صغار تابعین، تبع تابعین اور ان کے بعد والے اولیاء اللہ بعنوان "ذکر طوائف من جماہیر النساک والعباد"

مصنف رحمہ اللہ نے اپنے اس کتاب کے مقدمے میں ان لوگوں فضائل اور کرامات کو لیا ہے جو اولیاء اللہ کے ساتھ تقوای والا ہو اور ان کے نیک عمل سے متعلق جتنے بھی روایات ہے چاہیے وہ موقوف ہو یا مرفوع ان کو بیان کیا ہے یہ مقدمہ ستائس / 27 صحفوں پر مشتمل ہے۔[15]

3. حصہ دوم مہاجر صحابہ کے بارے میں ہے اس باب میں مصنف رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکرؓ سے ابتداء کیا ہے جس میں ان کے بہترین صفات، بزرگی، عبادات و کرامات کے علاوہ ان کے نیک اعمال سے متعلق ان سے روایت کردہ اقوال زرین کو بیان کیا ہے۔ اس باب میں 50 کے قریب صحابہ طریقہ کو بیان کیا ہے اور اس باب کو عبد اللہ بن زبیر پر ختم کیا ہے[16]۔

4. حصہ سوم کو اصحاب صفہ کے عنوان سے قائم کیا ہے اس باب کے شروع کے 10 صفحات اصحاب الصفۃ سے متعلق روایات کو بیان کیا ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے اپنے اس باب میں پچانوے / 95 صحابہ کی بہترین صفات ،عبادات کے ساتھ ان کی نیک اعمال کے بارے میں اقوال کو بیان کیا ہے۔

حصہ چہارم خواتین صحابیات کے بارے میں ہے جس میں مصنف رحمہ اللہ نے 29 صحابیات کو ذکر کرنے کے بعد ان کے عبادات، فضائل اور ان کے اوصاف کو نقل کیا ہے آپ ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ سے ابتداء کر کے حضرت سلمی پر ختم کیا ہے۔۔[17]

مصنف رحمہ اللہ نے پچھلے 3 باب ذکر کیا ہے اس میں ٹوٹل 170۔180 صحابہ و صحابیات کو ذکر کیا ہے جس میں ان صحابہ و صحابیات کے نیک اعمال اور ان کے پرہیز گاری کو بیان کیا ہے جو ایک جلد ہر مشتمل ہے باقی جو 2 باب ہے وہ 9 جلدوں پر مشتمل ہے جو تابعین، تبع تابعین، اولیاء اللہ کے اچھے صفات کو اقوال زرین پر مشتمل ہے۔

7۔الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبد البر متوفی 463ھ

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب کے مصنف ابن عبد البر یوسف بن عبد اللہ ہے جو پانچویں صدی ہجری میں اس کو تالیف کیا ہے اس کتاب میں مصنف رحمہ اللہ صحابہؓ کے نام کو ذکر کرنے کے ساتھ ان سے متعلقہ روایات کو بھی بیان کیا ہے اس سے پہلے کتابوں میں صرف صحابہ کے نام کے ساتھ متعلق روایات کو بیان کیا تھا لیکن اس کتاب میں مصنف رحمہ اللہ نے تمام صحابہ کے ولادت سے لے کر اس دنیا سے رخصت تک کے حالات کو بیان کیا ہے۔

مصنف رحمہ اللہ اپنے کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب کے مقدمے میں ابو نعیم اصفہانی کے طریقے کو اپنایا ہے جس میں مصنف رحمہ اللہ نے صحابہ فضائل کے ساتھ اہم غزوات سے متعلق بھی بات کیا ہے مصنف رحمہ اللہ نے ایک باب میں ،، محمد رسول اللہ ،، کے نام سے ایک عنوان قائم کر کے اس میں آپ ﷺ سے متعلق تفصیل سے بات کی ہے[18] اس کے علاوہ صحابہ وصحابیات کے سیرت کے بارے میں پہلے مصنفین کے طریقے کو اپنایا ہے جو آج کل 4 جلدوں میں عیاں ہے، موجودہ کتاب میں مصنف رحمہ اللہ نے تقریبا 4225 صحابہ وصحابیات کے ناموں اور ان کے کنیتوں کو بیاں کیا ہے۔

8۔صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی متوفی 597ھ

صفوۃ الصفوۃ کے مصنف ابو الفرج ابن جوزی ہے جس کی وفات 597 ہجری میں ہوئی مصنف نے اپنے اس کتاب میں حلیۃ الاولیاء جو ابو نعیم اصفہانی کی کتاب ہے اس کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ابو نعیم رحمہ اللہ اپنے کتاب میں کچھ ایسے کام جو نامناسب اور غلط ہے اور کچھ بھول چوک کے ساتھ بے ترتیبی، ایک روایت کو بار بار مختلف جگہ میں بیان کرنا، موضوع حدیث کو بیان کرنا، ایسے اعمال کو اولیاء کی طرف نسبت کرنا جو نامناسب ہو، اکابر صحابہ کی طرف تصوف کو منسوب کرنا، اور کسی خاص ترتیب کے بغیر اولیاء کا ذکر شامل تھا،[19] اسی طرح ابن جوزی رحمہ اللہ نے کہا کہ ابو نعیم رحمہ اللہ سے 3 بنیادی چیزیں ختم ہو گئی:

1۔امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے اولیاء اور زہاد کا ذکر کیا لیکن سید الاولیاء کا ذکر نہیں کیا۔

2۔ابو نعیم رحمہ اللہ نے اپنے کتاب میں بہت سے ایسے اولیاء کا ذکر نہیں کیا جو زیادہ عبادت گزار تھی اور ایسے بندوں کو ذکر کیا جو غیر عبادت گزار تھے اور ان سے کوئی شعر بھی نقل کیا ہے۔

3۔امام ابو نعیم میں خواتین اولا لیاء کا ذکر بہت کم کیا ہے۔[20]

امام جوزی رحمہ اللہ نے ابو نعیم کی ان کمیوں پورا کر کے اور زوائد کو نکالنے کے لیے اس کتاب کو تصنیف کی ہے جو بیروت سے 4 جلدوں میں اور دار لحدیث قاہرہ میں 2 جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ دار لحدیث قاہرہ والے نسخے

میں مقدمے کے بعد اولیاء اور صالحین کے فضائل کے ساتھ ان کی شان کے بارے میں چند روایات بیان کی ہے۔ پھر آپ علیہ السلام کی سیرت نسب سے لے کر ان کی رخصت ہونے تک کے فضائل سے متعلق روایات کو بیان کیا ہے ۔ پھر آپ علیہ السلام کے بعد ان کے صحابہ کا مختصر تعارف کر کے ان کے تقوی اور عبادات کو بیان کیا ہے۔

مصنف رحمہ اللہ نے اپنے اس کتاب میں سب سے پہلے ان صحابہ کے تعارف کو بیان کیا ہے جو دنیا میں ہی ان کو جنت کی خوشخبری مل گئی تھی اس کے ساتھ ان کی بہترین اخلاق، وفضائل کو پیش کیا گیا ہے۔

پہلا طبقہ: "مصنف رحمہ اللہ ان 43 صحابہ کی تفصیل کو بیان کیا ہے جو انصار اور مہاجرین غزوہ بدر میں شریک تھے۔[21]

دوسرا طبقہ: اس حصے میں مصنف رحمہ اللہ نے ان صحابہ کی سیرت کو بیان کیا ہے جو غزوہ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے ان کی عداد 26 ہے۔

تیسرا طبقہ: مصنف رحمہ اللہ تیسرے طبقے میں ان صحابہ کی سیرت کو بیان کیا ہے جو غزوہ خندق میں شریک تھے اور ان صحابہ کی تعداد 28 ہے۔

چوتھا طبقہ: اس باب میں مصنف رحمہ اللہ ان صحابہ کو بیان کیا ہے جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے ان صحابی کی تعداد 10 ہے۔[22]

پانچواں طبقہ: اس طبقے میں مصنف رحمہ اللہ ان اولاولیاء کرام کو لیا ہے جن کے بچپنے اور نوعمری میں نبی علیہ السلام اس دنیا کو لبیک کہہ گئے تھے ان صحابہ کی تعداد 6 ہے جن کی سیرت نگاری کو بیان کیا ہے۔

طبقہ صحابیات: مصنف رحمہ اللہ نے اس کتاب میں صحابہ کے سیرت کو 5 طبقات میں تقسیم کر کے اس میں 33 صحابیات کے فضائل اور ان کے تعارف کو پیش کیا ہے جو زیادہ اللہ کے احکامات پر عمل کرنے والی تھیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس میں مصنف رحمہ اللہ صحابہ کرامؓ کے سیرت نگاری کو بیان کیا ہے جو پہلے جلد 89 صفحہ میں ترتیب کے ساتھ ابتداء کی ہے اور تین سو چوالیس صحفہ میں اس کو مکمل کیا ہے اس میں ٹوٹل 144 صحابہ کی سیرت کو بیان کیا ہے اور اس کے بعد جلد کے باقی 200 صفحے کے ساتھ دوسرے جلد میں تابعین اور تبع تابعین اور اولیاء اللہ کی تفصیل نیان کی ہے۔

9۔ اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ لابن الاثیر متوفی 630ھ

اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ کے مشہور مصنف ابن اثیر جزری جن کی وفات 630 ہجری ہے اس کتاب کو چھٹی اور ساتویں صدی میں تصنیف کی گئی ہے مصنف رحمہ اللہ اس کتاب میں تمام صحابہ کرامؓ کے اخلاق، اور آپ

علیہ السلام کے ساتھ ان کے زندگی، قصے اور حکایات کو بیان کیا ہے پھر ایسے انداز میں ان کو ترتیب دیا گیا ہے جو پڑھنے والوں کے لیے آسانی پیدا کرتی ہیں اس کتاب کو 6 جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔

مصنف رحمہ اللہ اس کتاب کے ابتداء میں ایک مقدمہ قائم کر کے اس موضوع پر لکھی گئی کتاب اور ان کے مصادر کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے اس کے بعد مصنف نے ابو اللحم سے ابتداء کر کے جلد 4 کے آخر میں یونس ابو محمد الظفری پر ختم کیا ہے[23] پھر جلد 5 میں الکنی سے عنوان قائم کر کے اس میں صحابہ رضوان اللہ کا تعارف پیش کیا ہے۔ اس کے بعد جلد آخر میں کتاب النساء کے نام سے عنوان قائم کر کے ایک مستقل باب صحابیات پر قائم کیا ہے، پھر اس موضوع سے متعلق پہلے کتابوں کو سامنے رکھ کر اس کتاب کو تصنیف کیا ہے ان میں سے مخصوص 4 کتب پر اعتماد کیا ہے[24] جو درجہ ذیل ہے۔

1۔ ابن مندہ کے معرفۃ الصحابۃ (متوفی 395ھ)

2۔ ابو نعیم اصفہانی کے معرفۃ الصحابۃ (متوفی: 430ھ)

3۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (متوفی: 463ھ)

4۔ ذیل معرفۃ الصحابۃ

موجودہ کتاب میں سات ہزار پانچ سو چون صحابہ کا ذکر کیا ہے، جو اس کتاب کی خصوصیات[25] مندرجہ ذیل ہیں

1۔ مصنف رحمہ اللہ اپنے اس کتاب کو الف بائی ترتیب پر رکھنے کے بعد والد کے نام کے ساتھ ان کے قبائل کو بھی ذکر کیا ہے۔ مصنف اپنے اس کتاب میں لکھتے ہے:

"أما ترتيبه ووضعه فانني جعلته على حروف أ، ب، ت، ث، ولزمت في الاسم الحرف الأول والثاني والثالث وكذلك إلى آخر الاسم، وكذلك أيضا في اسم الأب والجد ومن بعدهما والقبائل أيضاً"[26]۔

2۔ جو نام الفاظ میں ایک جیسے ہے لیکن نطقا الگ ہو تو مصنف ان کی اعراب کی وضاحت بیان کیا ہے۔

3۔ مشکل الفاظ کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔

4۔ مصنف اپنے اس کتاب میں دوسرے مصنفین کی غلطیوں کی تصحیح کی ہے۔

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: "في أوائل القرن السابع، فجمع عزّ الدّين بن الأثير كتابا حافلا سماه «أسد الغابة» جمع فيه كثيرا من التصانيف المتقدمة، إلا أنه تبع من قبله، فخلط من ليس صحابيا بهم"۔ ترجمہ: "ساتویں صدی کی ابتداء میں ابن اثیر نے "اسد الغابۃ" نام سے ایک جامع کتاب لکھی جس

میں متقدمین کی بہت ساری تصنیفات کو جمع کیا البتہ انہوں نے اپنے سے پہلے والوں کی اتباع کیا اور خلط غیر صحابہ کو بھی صحابہ کے ساتھ خلط کیا"[27]۔

10۔ سیر اعلام النبلاء للذہبی متوفی 748ھ

5. سیر اعلام النبلاء کے مصنف حافظ ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی جس کی وفات 748ھ ہے جو آٹھویں صدی میں اس کتاب کو تالیف کیا ہے یہ کتاب دوسرے کتابوں کے بنسبت اسی وجہ سے زیادہ ہے کہ اس میں صحابہ کی بڑی تعداد ہونے کے ساتھ ان کی زندگی سے متعلق معلومات کو بیان کیا ہے،

6. موجودہ دور میں صحابہ کی سیرت سے متعلق یہ کتاب سب سے زیادہ اہم سمجھی جاتی ہے یہ کتاب مختلف اداروں سے شائع ہوا ہے دارالحدیث قاہرہ میں 18 جلدوں میں شائع ہوا ہے اور موسسۃ الرسالۃ بیروت سے بتیس جلدوں میں شائع ہوا ہے جس اس وقت میرے سامنے قاہرہ کا نسخہ ہے۔

7. موجودہ کتاب کے مقدمے کے بعد مصنف رحمہ اللہ نے سیرۃ النبوۃ اور الاستدراکات کے علاوہ کتاب کو پینتیس حصوں میں تقسیم کر کے بیان کیا ہے کہ اس میں صرف پہلے حصے میں ان صحابہ کرام کو ذکر کیا ہے[28] جو کہ جلد دوم صفحہ تین سو پینتیس سے لے کر جلد چہارم صفحہ چار سو تر سٹھ تک ہے اس کے ساتھ صحابہ کرام میں سے ان صحابہ کو بھی کو بھی لیا ہے جو دنیا میں ان کو جنت کی خوشخبری ملے تھے (عشرہ مبشرہ)، خلفائے راشدین، سابقون اولون، کی سیرت کو بے فصیل کے ساتھ پیش کیا ہے اسی وجہ سی اس کتاب میں ٹوٹل 357 صحابہ کی سیرت کے ساتھ ان کے نام، بسب، تعارف اور ان سے متعلق واقعے کو بھی پیش کیا گیا ہے اس کے ساتھ ان روایا تجو ان سے مروی ہو اور صحاح ستہ میں موجود ہو ان کو لینے کے ساتھ ان کی تعداد کو بھی بیان کیا ہے۔

11۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر عسقلانی متوفی 852ھ

یہ مشہور محدث امام ابن حجر عسقلانی کی تالف ہے جو نویں صدی عیسوی کے مصنف ہیں ان کی ترتیب بھی ہجائی ہے ابتدا میں تفصیلی مقدمے کے بعد الف مدنام والے صحابہ سے شروع کیا ہے ان کا مقدمہ بھی ابن خلدون کے مقدمے کی طرح شاہکار ہے جس میں صحابہ سے متعلق ہر قسم کے معلوم و علمی مواد کا ذخیرہ ملتا ہے کتاب آبو اللحم غفاری پر شروع کیا ہے اور اس کا خاتمہ ی اور واو نام کے صحابی یونس انصاری پر ختم کیا ہے، مصنف کی کتاب دنیا بھر میں مشہور و متداول ہے اپنی وسعت علمی و احاطہ صحابہ کی وجہ سے دوسری کتب سے زیادہ اہمیت کے حامل ہے اس وجہ سے اس کو صحابہ کی سیرت کا موسوعہ بھی کہا جاتا ہے ہر صحابی کی مکمل تفصیل درج کرتے ہیں جس میں اس کی

حیات، ان سے منقول روایات، ان کے بارے میں اہل علم کے آراء پیش کرتے ہیں، موجودہ آٹھ جلدوں میں جلد ہفتم اصحاب رسول کی کنیتوں کے بارے میں ہے اور جلد ہشتم میں صحابیات کو تفصیل سے بیان کیا ہے[29]۔

12۔حیاۃ الصحابۃ للکاندھلوی متوفی 1384ھ

یہ صحابہ کی سیرت سے متعلق بنیادی مصادر میں ہندوستانی مصدر ہے اور ان دوسری کتب سے متاخر ہے تو یقینا ان کتب سے ماخوذ ہوگی۔ مصنف مرحوم محمد یوسف کاندھلوی اس میں صحابہ کی اسلامی زندگی اور قبل از اسلام زندگی مکمل تفصیل سے بیان کرتے ہیں، یہ کتاب بھی اپنی ذات میں ایک موسوعہ سے کم نہیں۔ پاکستان ہندوستان کے علاوہ بیروت لبنان سے بھی مطبوع ہے مشہور ادیب ابو الحسن ندوی فرماتے ہیں: صحابہ کی سیرت کا مواد جو تاریخ کی کتب میں منتشر موجود تھا موصوف ان کو جمع کرکے مدون کیا انہوں صحابہ کرام کی دعوتی زندگی پر زیادہ زور دیا ہے[30]۔

اس کتاب میں مؤلف کا اسلوب دوسرے مؤلفین سے یکسر مختلف ہے، انہوں اپنی کتاب کو 12 حصوں پر تقسیم کیا ہے انہوں نے صحابہ کی ترتیب پر تعارفی کتاب نہیں لکھی ہے بلکہ ان کے واقعات، صفات اور اخلاق و کردار کو مختلف عنوانات کے تحت بیان کیا ہے: موصوف کے معنون ابواب درجہ ذیل ہیں:

1۔باب اول: دعوت الی اللہ میں

2۔باب دوم بیعت کے بارے میں۔

3۔باب سوم: صبر علی الاذی میں۔

4۔باب چہارم ہجرت سے متعلق۔

5۔باب پنجم مدد کے بیان میں[31]۔

6۔باب ششم: اطفال کے خروج الی الجہاد فی سبیل اللہ کے بیان میں

7۔باب ہفتم: اصحاب کے اتحاد کے بیان میں[32]۔

8۔باب ہشتم: اصحاب کا انفاق فی سبیل اللہ

9۔باب نہم: اصحاب کا خواہشات نفسانی سے پرہیز میں

10۔باب دہم: اصحاب کرام کے شمائل و اخلاق میں

باب یازدہم: اصحاب کرام کے غیب میں ایمان لانے کے بارے میں

باب دوازدہم: اصحاب کا اہتمام بالصلوۃ کے بیان میں[33]۔

خلاصہ:

ہمارا یہ مقالہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کی سیرت سے متعلق لکھی گئی بنیادی اور جامع کتب کا ایک تعارفی تجزیہ پیش کرتا ہے، تیسری صدی ہجری سے شروع کرکے چودھویں صدی ہجری تک عربوں سے لے کر عجم تک صحابہ سے متعلق لکھی گئی کتب کا زمانی ترتیب سے تجزیہ پیش کیا گیا ہے، جس میں کتاب کے ابواب، ترتیب، اسلوب، انداز اور حدود کا تعارف و تجزیہ کیا گیا ہے احمد بن حنبل متوفی 241ھ کی کتاب فضائل الصحابہ سے شروع کرکے محمد یوسف کاندھلوی متوفی 1384ھ کی کتاب حیاۃ الصحابہ تک کتب کو زیر بحث لایا گیا ہے ان میں سے کچھ کتابیں بہت مختصر ہیں جیسا کہ احمد بن حنبل اور امام نسائی کے فضائل الصحابہ۔ لیکن اسلام کے اوائل کی تصنیفات ہیں جو بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں اور کچھ متاخرین کی ہیں لیکن اس باب میں انسائکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتے ہیں جیسا کہ ابن حجر عسقلانی کی الاصابہ فی تمییز الصحابہ اور مولانا محمد یوسف کاندھلوی کی حیاۃ الصحابۃ۔ اس مقالے میں ان سب کے دائرہ کار، حدود اور اسلوب کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حواشی

(1) ابن حجر ابو الفضل احمد بن علی العسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، سن 1415، ج1، ص7

(2) ایضا، ج1، ص158

(3) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب فضائل اصحاب نبی علیہ الصلاۃ والسلام، ج3 رقم 1335

(4) محمد بن مکرم ابن منظوم الافریقی المصری، لسان العرب، مکتبہ دار لار صاد، بیروت ج4، ص390

(5) احمد بن علی بن حجر ابو الفضل العسقلانی، فتح الباری، کتاب الجہاد والسیر، دار المعرفہ، بیروت، 1379ء

(6) ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، اصول سیرت نگاری، مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی، کراچی، 2003ء / 1423ھ ص35

[7] ۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن أسد شیبانی، فضائل الصحابۃ، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1403ھ / 1983ء: ج2 ص949

[8] ۔ ایضا: ص:87

[9] ۔ دار قطنی ابو الحسن علی بن عمر، فضائل الصحابۃ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، سعودی عرب، 1419ھ / 1998ء، ص:1-19

[10] ۔ ابن مَندَہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی العبدی، معرفۃ الصحابۃ، مطبوعات جامعۃ الإمارات العربیۃ المتحدۃ، 1426ھ / 2005ء: ص:174

[11] ایضا:ص982

[12] ۔ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، معرفۃ الصحابۃ، دار الوطن، الریاض، 1419ھ/1998ء:ج1ص1-19

[13] ۔معرفۃ الصحابۃ:ج5ص2823

[14] ۔ایضا:ج6، ص3185-3597

[15] ۔ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1409ھ:ج1ص27

[16] ۔ایضا:ج1، ص329

[17] ۔ایضا:ج2، ص39-77

[18] جوزی ۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ قرطبی، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب دار الجیل، بیروت، 1412ھ/1992ء:ج1، ص25

[19] ۔ابن الجوزی جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی، صفۃ الصفوۃ، دار الحدیث، قاھرۃ، 1421ھ/2000ء:ج1، ص11

[20] ۔۔ایضا:ج1، ص12

[21] ۔ایضا:ج1ص140

[22] ۔ایضا:ج1، ص284

[23] ۔اسد الغابۃ:ج4، ص754

[24] ۔اسد الغابۃ:ج1ص5

[25] ۔ایضا:ج1، ص6

[26] ۔أسد الغابۃ:ج1ص12

[27] ۔الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ:ج1ص154

[28] ۔ذھبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قائماز، سیر اعلام النبلاء، دار الحدیث، قاہرۃ، 1427ھ/2006ء: ج2ص355

[29] ۔الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ:ج8، ص3

[30] ۔محمد یوسف کاندھلوی، حیاۃ الصحابۃ (ترجمہ)، دار الاشاعت، کراچی، 2003ء مقدمہ:ج1، ص22

[31] ۔محمد یوسف بن محمد إلیاس کاندھلوی حیاۃ الصحابۃ،:ج1، ص400

[32] ۔حیاۃ الصحابۃ:ج2ص227

[33] ۔ایضا:ج4ص101